آئندہ شماروں کے موضوعات

☆ ساتویں صدی عیسوی کی مغربی تحریک ORIENTAL STUDIES کے اصل مقاصد، اہداف، اور طریقہ کار کے بارے میں بعض نادر معلومات۔ اس تحریک کے محرکین، سائنس داں نہیں تھے بلکہ مذہب عیسائیت کے غالی پرستار تھا جو اپنے عقیدے اور تصور حق کو علمی بنیادوں پر ثابت کرنے کے ارادے سے میدان تحقیق میں اترے تھے۔ ORIENTAL STUDIES کی اس تحریک نے مغرب کو اسلام کے بارے میں کس طرح گمراہ کیا اس تحریک کے محققین نے مغربی استعماریت کے مقبوضات اور اسلامی نوآبادیات میں کس طرح استعماری طاقتوں کی خارجہ حکمت عملی متعین کرنے میں اور مقبوضات کے مسلمانوں سے نمٹنے کے لیے کس قسم کی منصوبہ بندی کی شرق شناسی ORIENTALISM کی تحریک علوم مشرقی کی تحصیل، بازیافت، احیاء کے نام پر کس طرح علوم مشرقی کے خاتمے اور عالم اسلام کو تباہ و برباد کرنے کی تحریک بنی اس تحریک کے محققین نے کس کس طرح کب کب استعماری مغربی طاقتوں کے آلہ کار کے طور پر کہاں کہاں کام کیا؟ یہ تحریک استعماری طاقتوں کی [فارن سروس] خارجہ امور کی وزارت میں کیسے تبدیل ہوئی؟

☆ ایڈورڈ سعید کی کتاب ORIENTALISM پر تنقیدی تبصرہ اور اس کتاب کے بعض اہم مباحث کے سلسلے میں بعض نازک مقامات پر گفتگو۔

☆ رسالت مآبؐ کی شخصیت تعلیمات، اسلامی تاریخ، ملت اسلامیہ اور عالم اسلام پر عیسائی علماء، محققین اور پادریوں کے اعتراضات شر انگیز حملوں کی تاریخ پر مشتمل Dr Henry Stubbe نادر کتاب The Rise & Progress of Mohamtanism مطبوعہ ۱۹۱۱ء کی تلخیص اور تبصرہ۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر پہلی تصنیف ہے۔

☆ حافظ محمود شیرانی کے تاریخی و تحقیقی مضمون EARLY CHRISTIANS LEGENDS & FABLES CONCERNING ISLAM کا ترجمہ اور تلخیص اس مقالے میں حافظ محمود شیرانی صاحب نے عیسائی محققین و علماء کے اسلام پر بہتان والزمات اصل حوالوں سے جمع کر دیے ہیں۔

☆ عہد حاضر میں عالم اسلام کا سب سے بڑا فتنہ جدیدیت پسند مفکرین اور وہ جدیدیت پسند علماء ہیں جو قدیم علوم سے بخوبی واقف ہیں لیکن مغرب سے برائے نام بھی واقف نہیں ان کا واحد طرہ امتیاز جس کے باعث لوگ ان سے متاثر ہوتے ہیں۔ انگریزی زبان سے عمدہ واقفیت ہے یہ علماء اور دانشور مغربی تاریخ، تہذیب، سائنس اور ثقافت کی اقدار ایک دوسری تاریخ وتہذیب یعنی اسلام کی تاریخ میں تلاش کر رہے ہیں۔ دنیا کی تاریخ میں کسی بڑے سے بڑے فلسفی نے ایک تہذیب و تاریخ کی اقدار دوسری تہذیب و تاریخ میں تلاش کرنے کا دعویٰ نہیں کیا۔ البتہ بعض ایسی اقدار اور روایات کے آفاقی ہونے کا دعویٰ کیا جو زماں و مکان سے ماوراء ہوں، لیکن ماڈرن ازم کے ان فلسفیوں کا دعویٰ مابعد جدید فلاسفہ نے مسترد کر دیا۔ جدیدیت نے ایک جدید انسان کو پیدا کیا تھا، جو خود کو عالمی انسان سمجھتا تھا، جس کی خواہشات، آرزوئیں، اقدار روایات دعوے کے مفروضات کے مطابق عالمگیر تھیں لیکن ان کا ماخذ عقل تھا، لہٰذا یہ دعویٰ خود ہی مسترد ہو کر رہ گیا۔ فوکالٹ جدید سائنس کو خاص مغربی تہذیب کی علامت اور اسی تہذیب وثقافت سے پیوستہ دیکھتا ہے وہ اسے غیر جانبدار سائنس تسلیم نہیں کرتا، وہ اس کی جڑیں ایک خاص تاریخ، تہذیب، مابعد الطبعیات، اقدار و روایات میں محصور سمجھتا ہے۔ تھامس کوہن سائنس کی آفاقیت کو چیلنج کر رہا ہے۔ جان گرے کا خیال ہے کہ سائنس ایک آلہ ہے اس کے ذریعے حقیقت کو دریافت کرنا ممکن ہی نہیں۔ [یہ محض خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ ہے اور ٹیکنالوجی خواہشات کی سرعت سے تکمیل پذیری کا فن ہے۔ سائنس نے کبھی حقیقت کو جاننے کا دعویٰ نہیں کیا۔ وہ حقیقت جاننے کی اہلیت ہی نہیں رکھتی کیونکہ وہ محسوسات اور تجربات سے ماوراء جاننے کا کوئی ذریعہ ایجاد نہیں کر سکی نہ کر سکتی ہے۔ وہ صرف FACTS سے بحث کرتی ہے، FACT بتا سکتی ہے لیکن بہت سارے FACTS مل کر بھی REALITY

نہیں بن سکتے۔ تجربات کی بنیاد پر تصدیق وتائید سائنس کا اصول ہے۔ مابعدالطبیعیات میں یہ اصول کام نہیں کرتا، سائنس پیدا ہوتی ہے جب کہ حقیقت نہ پیدا ہوتی ہے نہ فنا ہوتی ہے، حقیقت قائم بالذات ہوتی ہے فزکس تاریخی پیداوار ہے حقیقت تاریخ کی پیداوار نہیں۔] اس کے خیال میں انسانی حقوق تمام انسانوں کے لیے یکساں نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ آفاقی نہیں ہیں خاص تہذیب وتاریخ نے تخلیق کیے ہیں۔ امریکی فلسفی رچرڈ رارٹی کے خیال میں انسانی حقوق آفاقی حقوق نہیں ہیں۔ نطشے اور ہائیڈیگر جدیدیت کو رد کرتے ہیں جب کہ ہائیڈیگر کا خیال ہے کہ نطشے جدیدیت پسند ہے، مغرب کے اتنے عظیم فلسفیوں کی جانب سے مغربی اقدار، جدیدیت سائنس انسانی حقوق کو ایک خاص تاریخ، عہد مابعد الطبیعیات کا ثمر قرار دینے کے باوجود مغرب کی علامات اور مابعدالطبیعیات سے ناواقف ہمارے مفکرین ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی، علامہ یوسف قرضاوی، وحیدالدین خان، جاوید احمد غامدی، مفتی تقی عثمانی، مغربی اداروں، اصطلاحات کی اسلام کاری میں کیوں مصروف ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ یہ جدیدیت پسند لوگ سترہویں صدی کے مغربی انسان، مغربی تاریخ کو آفاقی تاریخ اور اس کی سائنس وفلسفے کو آفاقی سائنس وفلسفہ سمجھ کر اسے اسلامی پیرہن کیوں عطا کر رہے ہیں؟ ایک فلسفیانہ تجزیہ۔

☆ عہد حاضر میں فلسفے سے مابعدالطبیعیاتی سوالات کا اخراج کیوں ہوگیا؟ پس جدیدیت مفکرین، حقیقت، علم، وراء الوراء، مخفی کائنات، آخرت، موت کے موضوعات پر کیوں خاموش ہیں؟ ارسطو سے ہیبر ماس تک فلاسفہ کے یہاں موت کے تصورات کا خلاصہ اور محاکمہ۔

☆ مغرب میں FREEDOM کا مطلب آزادی نہیں بلکہ یہ انسان کی اس صلاحیت کا نام جس کے ذریعے وہ جو کرنا چاہے وہ کر سکے اور جو چاہنا چاہے وہ چاہ سکے، یہ چاہت یا کام ہر قسم کی قدغن، خارجی پابندیوں سے آزاد ہو۔ فلسفے کی زبان میں TO BE ABLE TO DO WHAT HE WANTS TO DO کیونکہ انسان FREE پیدا ہوا ہے۔ فلسفے میں آزادی کا مطلب TO LIBRAL ONE FROM AUTHORITY ہے۔ مغربی فلسفے میں حرکت کا مطلب SELF GENERATED ACTION ہے۔ اگر اس حرکت کا ماخذ خارجی ذریعہ، الہام، وحی الٰہی، رسالت مآب ہوں تو مغربی فلسفے میں یہ حرکت نہیں سمجھی جائے گی۔ مغرب میں PLURALISM کا مطلب یہ ہے کہ حق ایک سے زیادہ ہوسکتا ہے۔ لبرل ازم بظاہر ہر شخص کو اپنے حق پر قائم رہنے کی آزادی دیتا ہے کیونکہ حق کی بہت سی تعبیریں ممکن ہیں لیکن عملاً PLURALISM کی اصطلاح کا فلسفیانہ مطلب یہ ہے کہ دنیا میں کوئی چیز حق نہیں ہے۔ جو بھی حق کا دعویٰ کرے اس کے حق کو حق ماننے کا مطلب یہی ہے۔ اسی لیے فوکالٹ کہتا ہے کہ حق تو وہ ہے جو ہم تخلیق کرتے ہیں، حق کہیں سے بنا بنایا نہیں ملتا، ایسا حق باطل ہے، ہمارے پاس طاقت ہے اور طاقت ہی علم ہے جس کے پاس طاقت ہے اس کے پاس حق ہے لہٰذا مغرب کی FREE SOCIETY، FREEDOM اور لبرٹی کا مطلب یہ ہے کہ وہاں RIGHTS حقوق کی اہمیت ہے GOODS خیر، اقدار اور روایات کی نہیں۔ انسانوں نے اس FREEMAN کو رسوم رواج اور مذہب کی زنجیروں میں جکڑ دیا ہے۔ اس کافرانہ فلسفے کو اسلام کی تاریخ قرآن کی آیات اور احادیث کی روایات سے ثابت کرنا مغربی فلسفے سے ناواقفیت کا شاخسانہ ہے۔ انسان نہ کبھی FREE تھا نہ کبھی FREE پیدا ہوا، اگر ایسا ہوتا تو وہ پیدائش سے انکار کر دیتا۔ یا اپنی مرضی سے پیدا ہوتا وہ اپنے ماں باپ خاندان اردگرد کا محتاج تھا۔ اگر FREE تھا تو خود زندگی بسر کرتا FREEDOM کا یہ شیطانی تصور انسان کو تنہا کر کے INDVIDULISM کو فروغ دیتا ہے، انفرادیت پرستی کے نتیجے میں اجتماعیت COLLECTIVITY ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے نتیجے میں قربانی کا جذبہ رخصت ہو جاتا ہے، اسی لیے فلسفی اب مغربی کلچر کو THERAPEUTIC CULTURE کہنے لگے ہیں۔ FREEDOM اور مغربی کلچر کی اصطلاحوں کا سترہویں صدی سے پہلے پوری تاریخ انسانی میں کوئی سراغ کیوں نہیں ملتا؟ ایک تجزیہ۔